امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں
مسلمانوں کی کامیابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ' امابعد :

صدر جنرل محمد ضیا الحق نے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کیلئے جو آرڈی نینس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کیا تھا' مئی کے اواخر میں قادیانیوں نے اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کردیا تھا' اور عدالت نے قادیانی درخواست سماعت کیلئے منظور کرلی تھی' چنانچہ ۱۵ر جولائی سے لاہور ہائیکورٹ میں اس کی سماعت شروع ہوئی' اور جمعہ' ہفتہ کی تعطیل کو چھوڑ کر ۱۲ر اگست تک سماعت مسلسل جاری رہی۔ (۸ر اگست بروز بدھ کو چیف جسٹس صاحب کی اسلام آباد تشریف بری کی وجہ سے عدالت کا اجلاس نہیں ہوسکا تھا' اس کے بجائے ہفتہ ۱۱ر اگست کو اجلاس ہوا) مجموعی طور پر ۲۷ گھنٹے اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔

قادیانیوں کی جماعت ربوہ کی طرف سے مجیب الرحمٰن قادیانی' اور جماعت لاہور کی طرف سے ریٹائرڈ کیپٹن عبدالواجد پیش ہوئے' اور سرکار کی طرف سے جناب ریاض الحسن گیلانی اور جناب حاجی غیاث محمد صاحب نے اپنے دلائل پیش کئے۔ پروفیسر قاضی مجیب الرحمٰن' پروفیسر محمود غازی' پروفیسر

مولانا محمد اشرف خان، مولانا صدر الدین رفاعی، مولانا تاج الدین حیدری، علامہ مرزا یوسف حسین اور پروفیسر طاہر القادری نے مشیران عدالت کی حیثیت سے عدالت کو خطاب کیا۔

مقدمہ کی سماعت وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے کی، جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل تھا :

۱ : ..... چیف جسٹس جناب جسٹس آفتاب حسین صاحب
۲ : ..... جناب جسٹس سردار فخر عالم صاحب
۳ : ..... جناب جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب
۴ : ..... جناب جسٹس ملک غلام علی صاحب
۵ : ..... جناب جسٹس مولانا محمد عبد القدوس قاسمی صاحب

قادیانیوں کے دونوں گروپوں نے اپنی درخواستوں میں یہ موقف اختیار کیا تھا کہ چونکہ اس آرڈی نینس نے ان کی مذہبی آزادی پر پابندی عائد کردی ہے، اس لئے اسے خلاف کتاب و سنت قرار دیا جائے۔ فاضل عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد اپنے متفقہ فیصلہ میں قرار دیا کہ زیر بحث آرڈی نینس کتاب و سنت کے خلاف نہیں، اس لئے قادیانیوں کی دونوں درخواستیں خارج کی جاتی ہیں۔

راقم الحروف مسلمان وکلا کی اعانت کے لئے ۱۳ جولائی جمعہ کی شام کو لاہور پہنچ گیا تھا، اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا عبد الرحیم اشعر رئیس المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کی رفاقت میں ایک مہینہ تک لاہور میں قیام رہا۔ حق تعالیٰ شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عدالتی فیصلہ کے اعلان

کے بعد فتح و کامرانی کے ساتھ واپسی ہوئی۔

اللهم لک الحمد حمداً دائماً مع دوامک و لک الحمد حمداً خالداً مع خلودک۔ و لک الحمد حمداً لا منتهی له دون مشیتک۔ و لک الحمد حمداً لا یرید قائله الا رضاک۔ و لک الحمد عند کل طرفة عین و تنفس کل نفس۔

مقدمہ کی سماعت کیلئے کراچی سے پشاور تک کے اکابر وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ حضرت مولانا محمد عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور اور امیر اہل سنت حضرت اقدس سید انور حسین نفیس رقم کی قیادت میں زندہ دلان لاہور نے اس مقدمہ کے سلسلہ میں ناقابل فراموش نقوش ثبت کئے۔ ہمارے رفقا کا قیام جامعہ اشرفیہ لاہور میں رہا' اور حضرت مولانا قاری عبیداللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم نے اس طویل عرصہ میں میزبانی سے مشرف فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہ ان تمام بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

(بینات ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۴ء)

لندن میں اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی :

اخباری اطلاع کے مطابق قادیانیوں نے انگلینڈ میں "سرے" کے مقام پر ۲۵ ایکڑ زمین خرید کر اس کا نام "اسلام آباد" رکھا ہے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے وہاں قادیانیوں کے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا ہے' اور یہ صورتحال افسوسناک ہے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے پانچ گھنٹہ کے مسلسل خطاب میں دھمکی دی کہ اگر پاکستان میں قادیانی جماعت پر ظلم و ستم بند نہ ہوا تو وہاں بھی افغانستان جیسے حالات پیدا ہوسکتے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ اگر وہ حضرت عیسیٰ کو دوبارہ زندہ کردیں تو وہ اور ان کی جماعت حضرت عیسیٰ سے بیعت کرلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا بھی تو قادیانی جماعت کے مخالفین اپنی روایت کے تحت حضرت عیسیٰ کی بھی مخالفت کریں گے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت مودودیت پر خصوصی نوازشات کررہی ہے۔

(اخبار جنگ کراچی ۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء)

اخباری نمائندوں نے مرزا طاہر احمد کی پانچ گھنٹہ کی تقریر کا جو خلاصہ نقل کیا ہے' اس میں قادیانیت کی روح نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

اول، مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے پاکستان کے دارالحکومت "اسلام آباد" کے مقابلے میں "قادیانی اسلام آباد" بسانے کا منصوبہ...... قادیانی اگر چاہتے تو اپنے مذہبی دارالحکومت کا کوئی اور نام بھی رکھ سکتے تھے، لیکن روز اول سے ان کی تکنیک یہ رہی ہے کہ ہر چیز میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا جائے، مثلاً" :

۱..... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کو (نعوذباللہ) محمد رسول اللہ کی حیثیت سے کھڑا کیا گیا...... اور مسلمانوں کے جگر چھلنی کرنے کے لئے اس قادیانی محمد رسول اللہ کو رحمتہ للعالمین، فخر اولین و آخرین، افضل الرسل، صاحب کوثر، صاحب معراج، صاحب لولاک وغیرہ کے القاب دیئے گئے۔ اور دعویٰ کیا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیا کرام سے مرزا قادیانی پر ایمان لانے، اور اس کے ہاتھ پر بیعت لینے کا عہد لیا گیا۔

۲..... امہات المومنین کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی بیوی کو "ام المومنین" کا خطاب دیا گیا۔

۳..... خلفائے راشدین کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے جانشینوں کو "خلیفہ" اور "امیر المومنین" کے خطاب سے نوازا گیا۔

۴..... مکہ و مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو "حرم" اور "دارالامان" کہا گیا۔

۵..... شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں مرزا کی وحی اور تجدید کردہ شریعت کو مدار نجات قرار دیا گیا۔

۶..... "رسول مدنی" کے مقابلہ میں "رسول قدنی" کی اصطلاح جاری کی گئی۔

۷..... گنبد خضرا کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی قبر کو گنبد بیضا کا نام دیا گیا۔

۸..... حد یہ ہے کہ اسلامی مہینوں کے مقابلہ میں نئے قادیانی مہینے رائج کئے گئے' وغیرہ وغیرہ۔

البتہ اب تک مسلمانوں کے اسلام آباد کے مقابلہ میں قادیانی اسلام آباد کی کسرباقی تھی' اس لئے قادیانیوں نے اپنے سفید آقاؤں کی آغوش میں بیٹھ کر یہ کسر بھی نکال لی۔ اس سے ہماری حکومت اور پاکستانی عوام کو کم از کم علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے اس قول کا یقین ضرور آجائے گا کہ :

"قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"

اپنی فرضی مظلومیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا بھی قادیانیوں کی خاص عادت ہے' جو لوگ قادیان میں ایک فرضی "محمد رسول اللہ" کھڑا کرنے سے نہیں شرماتے' ان کو خلاف واقعہ غلط پروپیگنڈہ کرنے سے کیا عار ہوسکتی ہے؟ قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر جب سے ملک سے فرار ہوا ہے' وہ مسلسل پاکستان کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہے' اس کی تقریروں کی کیسٹیں پاکستان میں درآمد کی جاتی ہیں' اور قادیانی حلقوں میں کھلے بندوں تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ کیسٹیں صدر مملکت اور اعلیٰ حکام تک پہنچائی جاچکی ہیں' اور اخبارات میں بھی چھپ چکی ہیں' لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے' حکومت کی طرف سے ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا' اور نہ پاکستان کے خلاف نفرت و بغاوت پھیلانے کے جرم میں کسی قادیانی سے بازپرس کی گئی ہے' بلکہ اس کے برعکس قادیانی اونچے اونچے مناصب پر بدستور براجمان ہیں' وہ اپنے ماتحت مسلمانوں کو اپنا لٹریچر تقسیم کرنے پر مجبور کرتے ہیں' جہاں کوئی بڑا افسر قادیانی ہے' وہ اپنے ہم مذہب افراد کے ساتھ ترجیحی سلوک کرتا ہے' مسلمان ان کے ہاتھوں حیران و پریشان ہیں۔

پاکستان کے سائنسی مرکز میں' جو پاکستان کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے' قادیانیوں کی کھیپ کی کھیپ موجود ہے۔ پورے ملک کی ملازمتوں کا اگر سروے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قادیانی ہر جگہ موٹے موٹے عہدوں پر مسلط ہیں' اور اپنے کوٹے سے سوگنا زیادہ حصے پر قابض ہیں۔ یہ ہے قادیانیوں کی وہ مظلومیت' جس کا ڈھنڈورا مرزا طاہر احمد بیرون ملک پیٹ رہا ہے۔

مرزا طاہر کی یہ دھمکی کہ پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں' صریح طور پر پاکستان کے خلاف اعلان بغاوت ہے' اور اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ مرزا طاہر پاکستان کے خلاف ملحد اور لادین طاقتوں سے گٹھ جوڑ کر رہا ہے' یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ملحد اور کمیونسٹ قسم کے لوگ مرزائیوں کی حمایت میں بیانات جاری کر رہے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے :"قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر" یعنی "اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و نفرت کا اظہار وہ اپنے منہ سے کرنے لگے ہیں' اور ان کے سینوں میں غیظ و غضب کی جو بھٹی سلگ رہی ہے' وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

یہ قادیانیوں کی اندرونی کیفیت کا کل نقشہ ہے' وہ (خاکم بدہن) اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا چاہتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیانیوں کا یہ خواب انشاء اللہ کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا' لیکن ہم حکومت سے اور پاکستان کے مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے جو لوگ پاکستان میں رہ کر پاکستان کے باغی مرزا طاہر کی اطاعت پر یقین رکھتے ہیں' ان کے ساتھ ہمارا رویہ کیا ہونا چاہئے؟ قادیانیوں کو پاکستان کے خلاف زہر اگلنے اور دھمکیاں دینے کے باوجود کس طرح لائق اعتماد سمجھا جا سکتا ہے؟ اور ان کے

خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کی جاتی؟ کیا ہماری حکومت قادیانیوں کی طرف اس وقت متوجہ ہوگی' جب وہ یہاں (خاکم بدہن) افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہماری حکومت اور ہمارا دانشور طبقہ قادیانیوں کے عزائم و مقاصد کا نوٹس لے؟

مرزا طاہر احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں جو کچھ کہا ہے' وہ اس یہودیانہ بغض و عداوت کا شاخسانہ ہے' جو مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے' یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ ہم نے مسیح بن مریم کو قتل کردیا' قتل عیسیٰ کا ٹھیک یہی دعویٰ مرزا قادیانی کو بھی ہے کہ :

"ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے' ایک تو ایک نبی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو مارنے کے لئے" (ملفوظات ج ۱۰ ص ۶۰ حاشیہ)

جس طرح یہود قتل عیسیٰ کا جھوٹا دعویٰ کر کے ملعون و کافر ہوئے' اسی طرح مرزا قادیانی بھی عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے کا دعویٰ کر کے کافر و ملعون ہوا' جس طرح یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے محروم رہے' اسی طرح قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور ثانی پر ایمان لانے سے انکار کردیا' جس طرح یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے "المسیح الدجال" کو مسیح مان لیا' اسی طرح قادیانی نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک "الاعور الدجال" کو مسیح مان کر خوش ہوگئے۔

الغرض عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ میں قادیانی ٹھیک یہودیوں کے نقش قدم پر ہیں' جس طرح یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری پر ایمان

لانے کی توفیق نہیں ہوگی' بلکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے ہاتھوں قتل ہوں گے' اسی طرح قادیانیوں کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی کبھی توفیق نہیں ہوگی' اور وہ بھی یہودیوں کے زمرے میں شامل ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی افواج کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قادیانی یہودی فتنہ سے محفوظ رکھے۔ بحرمتہ نبی الکریم سیدنا و مولانا محمد النبی الامی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔